ردالقحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء

۱۳۱۲ھ

پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری
کے ذریعے قحط اور وباء کو لوٹا دینے والا

تصنیف لطیف :-

اعلیٰ حضرت مجدد امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز

رسالہ

رادّ القحط والوباء بدعوة الجیران و مواساة الفقراء

۱۳۱۲ھ

(پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری کے ذریعے قحط اور وبار کو لوٹا دینے والا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ ۱۴۱ از کانپور مدرسہ فیض عام مرسلہ مولوی احمد اللہ تلمیذ مولوی احمد حسن صاحب ۱۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیارعہ میں اس طرح کا رواج ہے کہ کوئی بلا دیں ہیضہ، چیچک وقحط سالی وغیرہ آجائے تو دفع بلا کے واسطے جمیع محلہ والے مل کر فی سبیل اللہ اپنی اپنی حسب استطاعت چاول، گیہوں وپیسہ وغیرہ اٹھا کر کھانا پکاتے ہیں اور مولویوں اور مُلّاؤں کو بھی دعوت کرکے ان لوگوں کو بھی کھلاتے ہیں اور جمیع محلّہ دار بھی کھاتے ہیں، آیا اس صورت میں محلہ دار کو طعام مطبوخہ کا کھانا جائز ہوگا یا نہ؟ طعام مطبوخہ کھانے کے لئے مانع وغیر مانع پر کیا حکم دیا جاتا ہے؟ بیّنوا توجروا (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ ت)

عہ یعنی بنگالہ میں کہ یہ سوال کانپور میں وہیں سے آیا تھا کانپور سے بغرض تحریر جواب بھیجا گیا ۱۲

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ الذی وضع البرکۃ فی جماعۃ الاخوان وقطع الھلکۃ بتواصل الاحباء والجیران و الصلٰوۃ والسلام علٰی صاحب الشفاعۃ مجیب الدعوۃ ومحب الجماعۃ دافع البلاء والوباء والقحط و المجاعۃ وعلٰی اٰلہ وصحبہ و جماعۃ المسلمین وعلینا فیھم یاارحم الراحمین اٰمین اٰمین اٰمین یاربنا اٰمین!

تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے بھائیوں کے اجتماع میں برکت فرمائی اور اہل محبت اور پڑوسیوں کی ملاقات وصلہ میں مصیبت کو قطع فرمایا اور صلٰوۃ وسلام مالکِ شفاعت، دعوت کو قبول، جماعت سے محبت، مصیبت و وبار اور بھوک اور قحط کو دفع کرنے والی ذات پر اور ان کی آل واصحاب، اور مسلمانوں کی جماعت اور ان کے ساتھ ہم پر یاارحم الراحمین، آمین آمین اے ہمارے رب آمین!

فعل مذکور بقصد مسطور اور اہل دعوت کردہ کھانا کھانا شرعاً جائز و روا، جس کی ممانعت شرع مطہر میں اصلاً نہیں، قال اللہ تعالٰی:

لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا۔[1]

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کھاؤ مل کر یا الگ الگ۔

تو بے منع شرعی از تکاب ممانعت جہالت وجرأت۔

وانا اقول وباللہ التوفیق (اور میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ سے ہے۔ت) نظر کیجئے تو یہ عمل چند دواؤں کا نسخہ جامعہ ہے کہ اس سے مساکین وفقرا بھی کھائیں گے، علماء وصلحاء بھی عزیز و رشتہ دار بھی قریب و اہل جوار بھی تو اس میں بعددِ ابواب جنت آٹھ خوبیاں ہیں:

(۱) فضیلتِ صدقہ
(۲) خدمتِ صلحاء
(۳) صلۂ رحم
(۴) مواساۃِ جار
(۵) سلوک نیک سے مسلمانوں خصوصاً غرباء کا دل خوش کرنا۔
(۶) ان کی مرغوب چیزیں ان کے لئے مہیا کرنا۔

---

[1] القرآن الکریم ۲۴/ ۶۱

(۷) مسلمان بھائیوں کو کھانا دینا۔ (۸) مسلمانوں کا کھانے پر مجتمع ہونا۔

اور ان سب امور کو جب بہ نیتِ صالحہ ہوں باذن اللہ تعالٰی رضائے خدا عفو و خطا و دفع بلا میں دخل تام ہے ظاہر ہے کہ قحط، وبا، ہر مصیبت و بلا گناہوں کے سبب آتی ہے۔

قال اللہ تعالٰی وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم و یعفوا عن کثیر[۱]

اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور تمھیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمھارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔ (ت)

تو اسبابِ مغفرت و رضا و رحمت بلا شبہ اس کے عمدہ علاج ہیں۔

اب بتوفیق اللہ تعالٰی احادیث سُنئے:

حدیث ۱: حضور پُرنور سید المرسلین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان الصدقۃ لتطفئ غضب الرب و تدفع میتۃ السوء۔ رواہ الترمذی[۲] و حسنہ و ابن حبان فی صحیحہ عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بیشک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے (اسے ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا، ترمذی نے اسکی تحسین کی۔ ت)

حدیث ۲: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فانہا تقیم العوج و تدفع میتۃ السوء، الحدیث، رواہ ابو یعلی والبزار عن الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔[۳]

دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ کجی کو سیدھا اور بُری موت کو دور کرتا ہے الحدیث۔ (ابو یعلٰی اور بزار نے اسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

---

[۱] القرآن الکریم ۴۲/ ۳۰

[۲] جامع الترمذی ابواب الزکوٰۃ باب ماجاء فی فضل الصدقۃ امین کمپنی دہلی ۱/ ۸۴
کنز العمال بحوالہ ت حب عن انس حدیث ۱۵۹۹۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۳۴۸ و ۳۷۱

[۳] مسند ابی یعلی عن ابی بکر حدیث ۸۰ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۱/ ۷۵
کشف الاستار عن زوائد البزار حدیث ۹۲۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱/ ۴۴۲

حدیث ۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

ان صدقۃ المسلم تزید فی العمر و تمنع میتۃ السوء۔ رواہ الطبرانی[1] و ابوبکر بن مقیم فی جزئہ عن عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے (اسے طبرانی اور ابوبکر بن مقیم نے اپنی جزء میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۴ و ۵ : کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

الصدقۃ تطفئ الخطیئۃ وتقی میتۃ السوء۔ رواہ الطبرانی[2] فی الکبیر عن رافع بن مکیث الجہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے (اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن مکیث الجہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دوسری روایت میں ہے :

الصدقۃ تمنع میتۃ السوء۔ رواہ احمد[3] عنہ والقضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

صدقہ بُری موت کو روکتا ہے (اسے احمد نے رافع بن مکیث سے اور قضاعی نے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۶ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

ان اللہ لیدرؤ بالصدقۃ سبعین بابا من میتۃ السوء۔ رواہ الامام عبد اللہ بن مبارک فی کتاب البر[4] عن انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بے شک عزوجل صدقہ کے سبب سے ستّر دروازے بُری موت کے دفع فرماتا ہے (اسے امام عبد اللہ بن مبارک نے کتاب البر میں انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۷ : کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

الصدقۃ تسد سبعین بابا من السوء۔

صدقہ ستّر دروازے بُرائی کے بند کرتا ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۳۱ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۱۷/ ۲۲ و ۲۳

[2] الترغیب والترھیب بحوالہ الطبرانی فی الکبیر الترغیب فی الصدقۃ حدیث ۴۱ مصطفٰی البابی مصر ۲/ ۲۱

[3] کنز العمال بحوالہ القضاعی عن ابی ہریرۃ حدیث ۱۵۹۸۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/ ۳۴۵

[4] الترغیب والترھیب بحوالہ ابن البر فی کتاب البر الترغیب فی الصدقۃ حدیث ۲۱ مصطفٰی البابی مصر ۲/ ۱۲

رواہ الطبرانی[1] فی الکبیر عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۸: کہ فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقۃ تمنع سبعین نوعا من انواع البلاء اھونھا الجذام والبرص۔ رواہ الخطیب[2] عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

صدقہ ستر بلا کو روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں (والعیاذ باللہ تعالٰی) (اسے خطیب نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۹ و ۱۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

باکروا بالصدقۃ فان البلاء لا یتخطاھا۔ رواہ الطبرانی[3] عن امیر المؤمنین علی و البیھقی عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی (اسے طبرانی نے امیر المومنین حضرت علی اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقات بالغدوات یذھبن بالعاھات۔ رواہ الدیلمی[4] عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کر دیتے ہیں۔ (اس کو دیلمی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقۃ تمنع القضاء السوء۔

صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔ (اس کو

---

[1] المعجم الکبیر عن رافع بن خدیج حدیث ۴۴۰۲ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۴/ ۲۷۴

[2] تاریخ البغداد ترجمہ ۴۳۲۶ الحارث بن نعمان دار الکتاب العربی بیروت ۸/ ۲۰۸

[3] المعجم الاوسط حدیث ۵۶۳۹ مکتبۃ المعارف ریاض ۶/ ۲۹۹

السنن الکبرٰی کتاب الزکوٰۃ باب فضل من اصبح صائما الخ دار صادر بیروت ۴/ ۱۸۹

[4] الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۳۷۴۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۳۱۴

الجامع الصغیر بحوالہ الفردوس عن انس حدیث ۵۱۴۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲/ ۳۱۷

رواہ ابن عساکر[1] عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

(ابن عساکر نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صلوا الذی بینکم وبین ربکم بکثرۃ ذکرکم لہ وکثرۃ الصدقۃ بالسر والعلانیۃ ترزقوا وتنصروا وتجبروا۔ رواہ ابن ماجۃ[2] عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو اس کی یاد کی کثرت اور خفیہ وظاہر صدقہ کی تکثیر سے کہ ایسا کروگے تو روزی اور مدد دیے جاؤگے، تمھاری شکستگیاں درست کی جائیں گی (اسے ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۱۴ تا ۱۷: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الصدقۃ تطفیٔ الخطیئۃ کما یطفیٔ الماء النار۔ رواہ الترمذی[3] وقال حسن صحیح عن معاذ بن جبل ونحوہ ابن حبان فی صحیحہ عن کعب بن عجرۃ وکابی یعلٰی بسند صحیح عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہم وابن المبارک عن عکرمۃ مرسلا بسند حسن۔

صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو (روایت کیا اسے ترمذی نے اور حسن صحیح کہا، معاذ بن جبل سے، اور ایسے ہی ابن حبان نے اپنی صحیح میں کعب بن عجرہ سے، جیسے ابی یعلٰی نے بسند صحیح جابر رضی اللہ تعالٰی عنہم سے، اور ابن مبارک نے عکرمہ سے مرسلاً بسند حسن۔ ت)

حدیث ۱۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

مثل المؤمن ومثل الایمان کمثل الفرس فی اخیتہ یجول ثم

مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسی سے بندھا ہوا کہ

---

[1] تہذیب تاریخ دمشق الکبیر ترجمہ الخضر البزاز دار احیاء التراث العربی بیروت ۵/ ۱۶۸
[2] سنن ابن ماجہ ابواب اقامۃ الصلوٰۃ باب فرض الجمعۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۷۷
[3] جامع الترمذی ابواب الایمان باب ماجاء فی حرمۃ الصلوٰۃ امین کمپنی دہلی ۲/ ۸۶
موارد الظمآن حدیث ۱۵۶۹ المکتبۃ السلفیۃ مکۃ المکرمۃ ص ۲۰۸

يرجع الى اخيته وان المؤمن يسهو ثم يرجع الى الايمان فاطعموا طعامكم الاتقياء وولوا معروفكم المؤمنين ۔ رواه البيهقى فى شعب الايمان[1] و ابونعيم فى الحلية عن ابى سعيد الخدرى رضى الله تعالٰى عنه ۔

چاروں طرف چر کر پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے، یوں ہی مسلمان سے بھول ہو جاتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔ (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابونعیم نے حلیہ میں ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

اس حدیث سے ظاہر کہ معالجۂ گناہ میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہئے۔

حدیث ۱۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

ان الصدقة وصلة الرحم يزيد الله بهما فى العمر ويدفع بهما ميتة السوء ويدفع بهما المكروه والمحذور ۔ رواه ابويعلٰى[2] عن انس رضى الله تعالٰى عنه ۔

بے شک صدقہ اور صلۂ رحم ان دونوں سے اللہ تعالٰی عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ کو دُور کرتا ہے۔ (اسے ابویعلٰی نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۰ : فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

من احب ان يبسط له فى رزقه وينسأله فى اثره فليصل رحمه ۔ رواه البخارى[3] عن ابى هريرة رضى الله تعالٰى عنه ۔

جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت، مال میں برکت ہو، وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے (اسے امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ ت)

---

[1] شعب الایمان حدیث ۱۰۹۶۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷/ ۴۵۲
حلیۃ الاولیاء ترجمہ ۳۹۷ عبداللہ بن مبارک " " " ۸/ ۱۷۹

[2] مسند ابویعلٰی عن انس بن مالک حدیث ۴۰۹۰ موسسۃ علوم القرآن بیروت ۴/ ۱۴۷
مجمع الزوائد بحوالہ ابی یعلٰی باب صلۃ الرحم وقطعہا دار الکتاب بیروت ۸/ ۱۵۱

[3] صحیح البخاری کتاب الادب باب من بسط لہ فی الرزق الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۸۸۵

حدیث ۲۱ و ۲۲: فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من سرہ ان یمد لہ فی عمرہ ویوسع لہ فی رزقہ ویدفع عنہ میتۃ السوء فلیتق اللہ ولیصل رحمہ۔ رواہ عبداللہ ابن الامام فی زوائد المسند والبزار بسند جید[1] والحاکم فی المستدرک عن امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ والحاکم نحوہ فی حدیث عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

جسے خوش آئے کہ اس کی عمر دراز، رزق وسیع اور بُری موت دفع ہو وہ اللہ سے ڈرے اور اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے(اسے عبداللہ ابن امام نے زوائد المسند میں اور بزار نے بسند جید اور حاکم نے مستدرک میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور یونہی حاکم نے حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالٰی عنہ میں روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۳: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صلۃ القرابۃ مثراۃ فی المال محبۃ فی الاھل منسأۃ فی الاجل۔ رواہ الطبرانی[2] بسند صحیح عن عمرو بن سہل رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

قریبی رشتہ داروں سے سلوک، مال کا بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت دلانے والا، عمر کا زیادہ کرنے والا ہے(اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ عمرو بن سہل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۴: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صلۃ الرحم تزید فی العمر۔ رواہ القضاعی[3] عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

صلہ رحم سے عمر بڑھتی ہے(اسے قضاعی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

---

[1] الترغیب والترہیب بحوالہ زوائد مسند والبزار والحاکم الترغیب فی صلۃ الرحم مصطفی البابی مصر ۳/ ۳۳۵
المستدرک کتاب البر والصلۃ دار الفکر بیروت ۴/ ۱۶۰

[2] المعجم الاوسط حدیث ۷۸۰۶ مکتبۃ المعارف ریاض ۸/ ۳۹۷

[3] کنز العمال بحوالہ القضاعی عن ابن مسعود حدیث ۶۹۰۹ مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۳۵۶

ان اعجل البر ثوابا الصلة الرحم حتی ان اھل البیت لیکونون فجرۃ فتنموا اموالھم ویکثر عددھم اذا تواصلوا۔ رواہ الطبرانی[1] عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بے شک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب میں صلہ رحم ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق بھی ہوں تو ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اور ان کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلہ رحم کریں۔ (اسے طبرانی نے ابی بکرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

دوسری روایت میں اتنا اور ہے:

ومامن اھل بیت یتواصلون فیحتاجون۔ رواہ ابن حبان[2] فی صحیحہ۔

کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلہ رحم کریں پھر محتاج ہوجائیں (اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۶: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صلۃ الرحم وحسن الخلق وحسن الجوار یعمرن الدیار ویزدن فی الاعمار۔ رواہ الامام احمد والبیھقی[3] فی الشعب بسند صحیح علٰی اصولنا عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

صلہ رحم اور نیک خوئی اور ہمسایہ سے نیک سلوک شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں (اسے امام احمد اور بیہقی نے شعب میں بسند صحیح ہمارے اصول پر ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صنائع المعروف تقی مصارع السوء والاٰفات الھلکات واھل المعروف فی

نیک سلوک کے کام بری موتوں آفتوں ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دنیا میں احسان والے

---

[1] مجمع الزوائد کتاب البر والصلۃ باب صلۃ الرحم وقطعہا دار الکتاب بیروت ۸/ ۱۵۲
المعجم الاوسط حدیث مکتبۃ المعارف ریاض ۲/ ۵۶
[2] موارد الظمأن باب صلۃ الرحم حدیث ۲۰۳۸ المطبعۃ السلفیہ مکۃ المکرمۃ ص ۴۹۹
[3] شعب الایمان حدیث ۷۹۶۹ دار الکتب العربیہ بیروت ۶/ ۲۲۶
کنز العمال بحوالہ حم ھب عن عائشہ حدیث ۶۹۱۰ موسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۳۵۶

الدنیا ھم اھل المعروف فی الاٰخرۃ۔ رواہ الحاکم فی المستدرك عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے (اسے حاکم نے مستدرک میں انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

صنائع المعروف تقی مصارع السوء والصدقۃ خفیا تطفئ غضب الرب وصلۃ الرحم زیادۃ فی العمر وکل معروف صدقۃ واھل المعروف فی الدنیا ھم اھل المعروف فی الاٰخرۃ واھل المنکر فی الدنیا ھم اھل المنکر فی الاٰخرۃ و اول من یدخل الجنۃ اھل المعروف۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ تعالٰی عنھا۔

بھلائیوں کے کام بُری موتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیک سلوک (کچھ ہو کسی کے ساتھ ہو) سب صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے ہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی عقبٰی میں بدی دیکھیں گے اور سب میں پہلے بہشت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں (اسے طبرانی نے اوسط میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۲۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان من موجبات المغفرۃ ادخالك السرور علی اخیك المسلم۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط عن الامام سیدنا الحسن بن علی کرم اللہ تعالٰی وجوھما۔

بے شک مغفرت واجب کر دینے والی چیزوں میں ہے تیرا اپنے بھائی مسلمان کا جی خوش کرنا (اسے طبرانی نے کبیر میں اور اوسط میں امام سیدنا الحسن بن علی کرم اللہ وجوھما سے روایت کیا۔ ت)

۱؎ کنز العمال بحوالہ ك فی المستدرک حدیث ۱۵۹۶۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۶/۳۴۳

۲؎ المعجم الاوسط حدیث ۶۰۸۲ مکتبۃ المعارف ریاض ۷/۵۰،۵۱

۳؎ المعجم الکبیر حدیث ۲۷۳۱ و ۲۷۳۸ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۳/۸۳ و ۸۵

المعجم الاوسط حدیث ۸۲۴۱ مکتبۃ المعارف ریاض ۹/۱۱۶

10

حدیث ۳۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

احب الاعمال الی اللہ تعالٰی بعد الفرائض ادخال السرور علی المسلم ۔ رواہ فیھما[1] عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما ۔

اللہ تعالٰی کے فرضوں کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل مسلمان کا جی خوش کرنا ہے (طبرانی نے دونوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۳۱ تا ۳۳: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

افضل الاعمال ادخال السرور علی المؤمن کسوت عورتہ او اشبعت جوعتہ او قضیت لہ حاجۃ ۔ رواہ فی الاوسط[2] عن امیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم و نحوہ ابو الشیخ فی الثواب و الاصبھانی فی حدیث عن ابنہ عبداللہ و ابن ابی الدنیا عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

سب سے افضل کام مسلمانوں کا جی خوش کرنا ہے کہ تُو اس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اس کا کوئی کام پورا کرے۔ (اسے اوسط میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم سے اور ایسے ہی ابو الشیخ نے ثواب میں اور اصبہانی نے اپنے بیٹے عبداللہ کی حدیث میں اور ابن ابی الدنیا نے بعض اصحابِ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۳۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من وافق من اخیہ شھوۃ غفر لہ رواہ العقیلی[3] والبزار والطبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ و لہ

یعنی جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم حلال چیز کو چاہتا ہو اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہی شَے مہیا کردے اللہ عزوجل اس کے لئے مغفرت فرمادے (اسے عقیلی، بزار

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین بحوالہ الطبرانی فی الکبیر کتاب الادب الباب الثالث دار الفکر بیروت ٢٩٣/٦
المعجم الاوسط حدیث ۷۰۹۰ مکتبۃ المعارف ریاض ٣٤٣/٨

[2] الترغیب والترھیب بحوالہ الطبرانی فی الاوسط الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین حدیث ١٩ مصطفی البابی مصر ٣٩٤/٣

[3] الضعفاء الکبیر ترجمہ نصر بن نجیح الباھلی دار الکتب العلمیہ بیروت ٢٩٦/٤
مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی والبزار کتاب الاطعمہ باب فیمن وافق من اخیہ شھوۃ دار الکتاب بیروت ١٨/٥

شواھد فی اللآلی۔

اور طبرانی نے کبیر میں ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا اور لآلی میں اسکے شواہد ہیں۔ ت)

حدیث ۳۵: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من اطعم اخاہ المسلم شھوتہ حرمہ اللہ علی النار۔ رواہ البیھقی فی شعب[1] الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

جو اپنے بھائی مسلمان کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالٰی اسے دوزخ پر حرام کردے (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۳۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من موجبات الرحمۃ اطعام المسلم المسکین۔ رواہ الحاکم[2] وصححہ ونحوہ البیھقی وابوالشیخ فی الثواب عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

رحمتِ الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں سے غریب مسلمانوں کو کھانا کھلانا (روایت کیا اسے حاکم نے اور اس کی تصحیح کی، اور ایسے ہی بیہقی وابوالشیخ نے ثواب میں جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے۔ ت)

حدیث ۳۷ تا ۴۶: فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاۃ باللیل والناس نیام۔ قطعۃ من حدیث جلیل نفیس جمیل مشھور مستفیض مفید مفیض، رواہ امام الائمۃ ابوحنیفۃ[3] والامام احمد وعبدالرزاق فی مصنفہ والترمذی والطبرانی عن ابن عباس،

یعنی اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ (یہ حدیث جلیل نفیس جمیل مشہور مستفید مفید مفیض کا ایک ٹکڑا ہے۔ روایت کیا اسے امام الائمہ ابوحنیفہ اور امام احمد اور عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں اور ترمذی اور طبرانی نے ابن عباس سے،

---

[1] شعب الایمان حدیث ۳۳۸۲ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۲۲

[2] المستدرک للحاکم کتاب التفسیر تحت سورۃ البلد دار الفکر بیروت ۲/ ۵۲۴

شعب الایمان حدیث ۳۳۶۶ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۱۷

الترغیب والترھیب بحوالہ الحاکم والبیھقی الترغیب فی اطعام الطعام حدیث ۹ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۴

[3] جامع الترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورۃ ص امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۵۵ ومسند احمد بن حنبل ۱/ ۳۶۸

واحمد[1] والترمذی والطبرانی وابن مردویه عن معاذ بن جبل وابن خزیمة والدارمی والبغوی وابن السکن وابونعیم وابن بسطة عن عبدالرحمٰن بن عایش واحمد[2] والطبرانی عنه عن صحابی والبزار[3] عن ابن عمرو عن ثوبان والطبرانی[4] عن ابی امامة وابن قانع عن ابی عبیدة[5] بن الجراح والدارقطنی وابوبکر النیسابوری فی الزیادات عن انس[6] وابوالفرج فی العلل[7] تعلیقا عن ابی ھریرة[8] وابن ابی شیبة مرسلاً عن عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ تعالٰی عنہم

اور احمد اور ترمذی اور طبرانی اور ابن مردویہ نے معاذ بن جبل سے، اور ابن خزیمہ اور دارمی اور بغوی اور ابن سکن اور ابونعیم اور ابن بسطہ نے عبدالرحمٰن بن عایش سے اور احمد اور طبرانی نے اس سے صحابی سے اور بزار نے ابن عمرو سے، ابن عمرو نے ثوبان سے۔ اور طبرانی نے ابوامامہ سے۔ اور ابن قانع نے ابوعبیدہ بن جراح اور دارقطنی اور ابوبکر نیساپوری نے زیادات میں حضرت انس سے اور ابوالفرج نے علل میں حضرت ابوھریرہ سے تعلیقاً اور ابن ابی شیبہ نے مرسلاً حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

---

[1] جامع الترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورہ ص امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۵۶
مسند احمد بن حنبل حدیث معاذ بن جبل المکتب الاسلامی بیروت ۵/ ۲۴۳

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 عن عبدالرحمٰن عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۴/ ۱۶۶

[3] مجمع الزوائد عن ثوبان وابن عمرو کتاب التعبیر باب ماجاء فیما راٰہ النبی فی المنام دارالکتاب بیروت ۷/ ۱۷۷-۱۷۸

[4] المعجم الکبیر عن ابی امامہ حدیث ۸۱۱۷ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۸/ ۳۴۹

[5] الدرالمنثور بحوالہ الخطیب عن ابی عبیدۃ سورۃ ص مکتبہ آیۃ اللہ العظمٰی قم ایران ۵/ ۳۲۰
العلل المتناہیۃ باب فی ذکر الصورۃ حدیث ۱۰ دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱/ ۱۶

[6] کنز العمال عن انس حدیث ۴۴۳۲۱ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۶/ ۲۴۵ و ۲۴۶

[7] العلل المتناہیۃ عن ابی ہریرۃ باب فی ذکر الصورۃ دارنشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱/ ۲۰

[8] العلل المتناہیۃ باب فی ذکر الصورۃ 〃 〃 〃 〃 〃 ۱/ ۲۰

فی رؤیۃ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ربہ عزوجل ووضعہ تعالٰی کفہ کما یلیق بجلالہ العظیم[1] بین کتفیہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فتجلّٰی لی کل شیئ وعرفت[2] وفی روایۃ فعلمت مافی السمٰوٰت والارض وفی اخرٰی ما بین المشرق والمغرب[3]، وقد ذکرناہ مع تفاصیل طرقہ وتنوع الفاظہ فی کتابنا المبارک ان شاء اللہ تعالٰی سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی والحمد للہ ما اولٰی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اللہ تعالٰی کے دیدار والی روایت جس میں ہے "اور اللہ تعالٰی نے اپنی شایانِ شان کف مبارک کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کندھوں کے درمیان رکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی"۔ دوسری روایت میں ہے "میں نے معلوم کرلی جو چیز بھی زمین و آسمانوں میں ہے"۔ اور ایک روایت میں ہے "مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے"؛ اور ہم نے اس حدیث کو اس کے طُرق کی تفصیل اور اختلافِ الفاظ کو اپنی مبارک کتاب "سلطنت مصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی" میں ذکر کردیا ہے الحمدللہ۔ (ت)

مرقاۃ شریف میں ہے:

اطعام الطعام ای اعطاؤہ للانام من الخاص والعام[4]

کھانا کھلانا یعنی ہر خاص و عام کو کھانا دینا مراد ہے۔ (ت)

حدیث ۷۴: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

الکفارات اطعام الطعام وافشاء السلام والصلوٰۃ باللیل والناس نیام۔ رواہ الحاکم[5] وصحح سندہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا اور سلام ظاہر کرنا اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا (اسے حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

---

[1] العلل المتناہیہ باب فی ذکر حدیث ۱۳ دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور ۱/ ۳۰
[2] مجمع الزوائد باب فیما راٰہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام دار الکتاب بیروت ۷/ ۱۷۶
[3] جامع الترمذی ابواب التفسیر تفسیر سورۃ ص امین کمپنی دہلی ۲/ ۱۵۶
[4] مرقات المفاتیح کتاب الصلوٰۃ باب المساجد المکتبۃ الحبیبیہ کوئٹہ ۲/ ۴۳۲، ۴۵۶
[5] المستدرک للحاکم کتاب الاطعمہ فضیلۃ اطعام الطعام دار الفکر بیروت ۴/ ۱۲۹

حدیث ۴۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

من اطعم اخاہ حتی یشبعہ و سقاہ من الماء حتی یرویہ باعدہ اللہ من النار سبع خنادق ما بین کل خندقین مسیرۃ خمس مائۃ عام۔ رواہ الطبرانی[1] فی الکبیر و ابو الشیخ فی الثواب والحاکم مصححا سندہ والبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالٰی اسے دوزخ سے سات کھائیاں دُور کردے ہر کھائی سے دوسری تک پانچسو برس کی راہ۔ (اسے طبرانی نے کبیر میں اور ابو الشیخ نے ثواب میں اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۴۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان اللہ عزوجل یباھی ملٰئکتہ بالذین یطعمون الطعام من عبیدہ۔ رواہ ابو الشیخ[2] عن الحسن البصری مرسلًا۔

اللہ تعالٰی اپنے ان بندوں سے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں اپنے فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے (کہ دیکھو فضیلت اسے کہتے ہیں) (اسے ابو الشیخ نے حسن بصری سے مرسلًا روایت کیا۔ ت)

حدیث ۵۰ و ۵۱: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم:

الخیر اسرع الی البیت الذی یوکل فیہ من الشفرۃ الی سنام البعیر۔ رواہ ابن ماجۃ[3] عن ابن عباس وابن ابی الدنیا عن

خیر و برکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے جتنی جلد چُھری کوہانِ شتر کی طرف (کہ اونٹ ذبح کرکے سب سے پہلے اس کا کوہان تراشتے ہیں) (اسے

---

[1] الترغیب والترغیب الترغیب فی اطعام الطعام الخ حدیث ۱۴ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۵
مجمع الزوائد بحوالہ الطبرانی فی الکبیر باب فیمن اطعم مسلما او سقاہ دار الکتاب بیروت ۳/ ۱۳۰
المستدرک للحاکم کتاب الاطعمہ فضیلۃ اطعام الطعام دار الفکر بیروت ۴/ ۱۲۹
شعب الایمان حدیث ۳۳۶۸ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۱۸

[2] الترغیب والترہیب بحوالہ ابی الشیخ فی الثواب مرسلًا مصطفی البابی مصر ۲/ ۴۸

[3] سنن ابن ماجہ ابواب الاطعمہ باب الضیافۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۴۸ و ۲۴۹
الترغیب والترہیب بحوالہ ابن ماجہ وابن ابی الدنیا مصطفی البابی مصر ۳/ ۲۴۲

انس رضی اللہ تعالٰی عنہم۔

ابن ماجہ نے ابن عباس سے اور ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۵۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم،

الملائکۃ تصلی علی احدکم مادامت مائدتہ موضوعۃ۔ رواہ الاصبہانی[1] عن ام المؤمنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

جب تک تم میں سے کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ (اسے اصبہانی نے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۵۳: کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم،

الضیف یاتی برزقہ ویرتحل بذنوب القوم یمحص[2] عنہم ذنوبہم۔ رواہ ابوالشیخ عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے، ان کے گناہ مٹا دیتا ہے (اسے ابوالشیخ نے ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ت)

حدیث ۵۴: سیدنا امام حسن مجتبٰی صلے اللہ تعالٰی علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی حدیث میں ہے:

لان اطعم اخالی فی اللہ لقمۃ احب الی من ان تصدق علی مسکین بدرھم ولان اعطی اخالی فی اللہ درھما احب الی من ان اتصدق علی مسکین بمائۃ درھم، رواہ ابوالشیخ[3] فی الثواب عنہ عن جدہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

بے شک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دوں، اور اپنے دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپیہ خیرات کروں۔ (اسے ابوالشیخ نے ثواب میں امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ سے انھوں نے اپنے نانا جان صلی اللہ تعالٰے

---

[1] الترغیب والترہیب بحوالہ اصبہانی حدیث ۱۳ مصطفٰی البابی مصر ۳/ ۲۰۲

[2] کنز العمال بحوالہ ابی الشیخ عن ابی الدرداء حدیث ۲۵۸۲۵ موسسۃ الرسالہ بیروت ۹/ ۲۴۲

[3] الترغیب والترہیب بحوالہ ابی الشیخ فی الثواب حدیث ۲۴ مصطفٰی البابی مصر ۲/ ۶۸

ولعل الاظهر[عہ] وقفه کالذی یلیه۔ | علیہ وسلم سے روایت کیا اور ظاہراً یہ حدیث موقوف ہے بعد والی حدیث کی طرح۔ (ت)

حدیث ۵۵: سیدنا امیر المومنین مولی المسلمین علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الاسنٰی فرماتے ہیں:

لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی من ادخل سوقکم فاشتری رقبۃ فاعتقھا[۱]۔ رواہ منه وقفا علیه رضی اللہ تعالٰی عنه۔

میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کردوں۔ اسے ابوالشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث ۵۶: کہ صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا: اکٹھے ہوکر کھاتے ہو یا الگ الگ؟ عرض کی: الگ الگ۔ فرمایا:

اجتمعوا علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارك لکم فیه۔ رواہ ابوداؤد[۲] وابن ماجة وحبان عن وحشی بن حرب رضی اللہ تعالٰی عنه۔

جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالٰی کا نام لو تمہارے لئے اسی میں برکت رکھی جائے گی (اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور حبان نے وحشی بن حرب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۵۷: فرماتے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

کلوا جمیعا ولا تفرقوا فان البرکۃ مع الجماعۃ۔ رواہ ابن ماجة[۳] والعسکری

مل کر کھاؤ اور جدا نہ ہو کر برکت جماعت کے ساتھ ہے (اسے ابن ماجہ اور عسکری نے مواعظ

[عہ] اظہر یہ ہے کہ یہ حدیث آئندہ حدیث کی طرح حضرت حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ پر موقوف ہے یعنی انکا فرمان ہے ۱۲

---

[۱] الترغیب والترہیب بحوالہ ابی الشیخ فی الثواب حدیث ۲۳ مصطفی البابی مصر ۲/ ۶۸

[۲] سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ باب فی الاجتماع علی الطعام آفتاب عالم پریس لاہور ۲/ ۱۷۲

سنن ابن ماجہ ابواب الطعام " " " " ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ص ۲۴۴

[۳] " " " " " " " " " " "

[۴] کنز العمال بحوالہ العسکری فی المواعظ حدیث ۴۰۷۲۳ موسسۃ الرسالہ بیروت ۱۵/ ۲۴۵

فی المواعظ عن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بسند حسن۔

میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی سے بسندِ حسن روایت کیا۔ ت)

حدیث ۵۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

البرکۃ فی ثلثۃ فی الجماعۃ والثرید والسحور[1] رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی الشعب عن سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

برکت تین چیزوں میں ہے مسلمانوں کے اجتماع اور طعامِ ثرید اور طعامِ سحری میں۔ (اسے طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب میں سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۵۹: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

طعام الواحد یکفی الاثنین و طعام الاثنین یکفی الاربعۃ و ید اللہ علی الجماعۃ۔ رواہ البزار[2] عن سمرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے اور دو کی خوراک چار کو، اللہ تعالٰی کا ہاتھ جماعت پر ہے (اسے بزار نے سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

حدیث ۶۰: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم:

ان احب الطعام الی اللہ تعالٰی ما کثرت علیہ الایدی۔ رواہ ابو یعلی والطبرانی[3] وابو الشیخ عن جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر بہت سے ہاتھ ہوں (یعنی جتنے آدمی مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالٰی کو زیادہ پسند ہوگا) (اسے ابو یعلٰی اور طبرانی اور ابو الشیخ نے جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔ ت)

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت پاک مال سے

---

[1] المعجم الکبیر عن سلمان حدیث ۶۱۲۷ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۶/ ۱۵۱
شعب الایمان حدیث ۷۵۲۰ دار الکتب العلمیہ بیروت ۶/ ۶۸
[2] کشف الاستار عن زوائد البزار کتاب الاطعمہ باب الاجتماع علی الطعام موسسۃ الرسالہ بیروت ۳/ ۳۳۳
[3] الترغیب والترہیب بحوالہ ابی یعلی والطبرانی وابی الشیخ عن جابر مصطفی البابی مصر ۳/ ۱۳۴

شریک ہوں گے انھیں کرمِ الٰہی و انعامِ حضرت رسالت پناہی تعالیٰ ربہٗ و تکرم و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے **۲۵ فائدے ملنے کی امید ہے:**

(۱) باذنہٖ تعالیٰ بُری موت سے بچیں گے (حدیث ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۱۹-۲۱-۲۲-۲۷-۲۸ گیارہ حدیثیں) ستّر دروازے بُری موت کے بند ہونگے۔ حدیث ۶۔

(۲) عمریں زیادہ ہوں گی۔ حدیث ۳-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۶-۲۸، نو حدیثیں۔

(۳) ان کی گنتی بڑھے گی۔ حدیث ۲۵ یہ تین فائدے خاص دفعِ وبا سے متعلق ہیں۔

(۴) رزق کی وسعت مال کی کثرت ہوگی۔ حدیث ۱۳-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۵، چھ حدیثیں۔ اس کی عادت سے کبھی محتاج نہ ہوں گے۔ حدیث ۲۵۔

(۵) خیر و برکت پائیں گے۔ حدیث ۵۰-۵۱-۵۶-۵۷-۵۸، پانچ حدیثیں، یہ دونوں فائدے دفعِ قحط سے متعلق ہیں۔

(۶) آفتیں بلائیں دُور ہوں گی۔ حدیث ۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۲۷، سات حدیثیں۔ بُری قضا ٹلے گی حدیث ۲۔ ستّر دروازے بُرائی کے بند ہونگے حدیث ۷۔ ستّر قسم کی بلا دُور ہوگی حدیث ۸۔

(۷) اُن کے شہر آباد ہوں گے۔ حدیث ۲۶۔

(۸) شکستہ حالی دُور ہوگی۔ حدیث ۱۳۔

(۹) خوف اندیشہ زائل اور اطمینان خاطر حاصل ہوگا۔ حدیث ۱۹۔

(۱۰) مددِ الٰہی شاملِ حال ہوگی۔ حدیث ۱۳-۵۹، دو حدیثیں۔

(۱۱) رحمتِ الٰہی اُن کے لئے واجب ہوگی۔ حدیث ۳۶۔

(۱۲) ملائکہ ان پر درود بھیجیں گے۔ حدیث ۵۲۔

(۱۳) رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔ حدیث ۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۶۰، پانچ حدیثیں۔

(۱۴) غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہوگا۔ حدیث ۱۔

(۱۵) اُن کے گناہ بخشے جائیں گے۔ حدیث ۴-۵-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۲۹-۳۴-۴۷-۵۳، گیارہ حدیثیں۔ مغفرت ان کے لئے واجب ہوگی۔ حدیث ۲۹۔ اُن کے گناہوں کی آگ بجھ جائے گی۔ حدیث ۴-۵-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷، چھ حدیثیں۔ یہ دس فائدے دفعِ قحط و وبا ہر گونہ امراض و بلا و قضائے حاجات و برکات و سعادات کو مفید ہیں۔

(۱۶) خدمت اہلِ دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے۔ حدیث ۵۴۔

(۱۷) غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے۔ حدیث ۵۵۔

(۱۸) اُن کے بگڑے کام درست ہوں گے۔ حدیث ۲۔

(۱۹) آپس میں محبتیں بڑھیں گی جو ہر خیر خوبی کی منبع ہیں۔ حدیث ۲۲۔

(۲۰) تھوڑے صرف میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دُونا اٹھتا۔ حدیث ۵۹۔

وفیہ احادیث لم نذکرھا (اس بارے میں اور بھی احادیث ہیں جن کو ہم نے ذکر نہیں کیا۔ت)

۲۱ اللہ عزّوجل کے حضور درجے بلند ہوں گے۔ حدیث ۲۷ تا ۴۶، دس حدیثیں۔

۲۲ مولیٰ تبارک وتعالیٰ ملائکہ سے ان کے ساتھ مباہات فرمائے گا۔ حدیث ۴۹۔

۲۳ روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے۔ حدیث ۲۔ ۳۵۔ ۴۸، تین حدیثیں۔
آتشِ دوزخ اُن پر حرام ہوگی۔ حدیث ۳۵۔

۲۴ آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند ہوں گے کہ نہایت مقاصد وغایت مرادات ہے۔ حدیث ۲۷۔ ۲۸۔

۲۵ خدا نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُرنور سیّدِ عالم سرورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعلِ اقدس کے تصدق میں سب سے پہلے داخلِ جنت ہوگا۔ حدیث ۲۸۔

اللہُ اکبر، غور کیجئے بحمد اللہ کیسا نسخہ جلیلہ، جمیلہ، جامعہ، کافیہ، شافیہ، صافیہ، وافیہ ہے کہ ایک مفرد دوا اور اس قدر منافع جانفزا، وفضل اللہ اوسع واکبر واطیب واکثر (اللہ کا فضل بہت وسیع، بہت بڑا، بہت پاکیزہ اور بہت زیادہ ہے۔ت) علماء تو بغرضِ حصولِ شفاء ودفعِ بلا، متفرق اشیاء جمع فرماتے ہیں کہ اپنی زوجہ کو اس کا مہر کل یا بعض دے وہ اس میں سے کچھ بطیبِ خاطر اسے ہبہ کردے ان داموں کا شہد وروغنِ زیتون خریدے بعض آیاتِ قرآنیہ خصوصًا سورۂ فاتحہ اور آیاتِ شفا رکابی میں لکھ کر آبِ باراں اور وُہ نہ ملے تو آبِ دریا سے دھوئے، قدرے وہ روغن وشہد ملاکر پیئے، بعونہٖ تعالٰی ہر مرض سے شفا پائے کہ اس نے دو شفائیں قرآن وشہد، دو برکتیں باران وزیت، اور ہنیء مری زرِ موہوب مہر، پانچ چیزیں جمع کیں،

لقولہ تعالٰی تنزل من القراٰن ماھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین[1]۔ وقولہ تعالٰی فیہ

یعنی ہم اتارتے ہیں قرآن سے وہ چیز کہ شفاء ورحمت ہے ایمان والوں کیلئے۔ شہد میں

[1] القرآن الکریم ۱۷/ ۸۲

شفاءٌ للناس[1] ـ وقوله تعالیٰ ونزلنا من السماء ماء مبٰرکًا[2] ـ وقوله تعالیٰ شجرة مبارکة زیتونة[3] ـ وقوله تعالیٰ فان طبن لکم عن شئ منه نفسا فکلوه هنیئًا مریئًا[4]

شفا ہے لوگوں کے لئے ۔ اور اتارا ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اور مبارک پیڑ زیتون کا ۔ پھر اگر عورتیں اپنے جی کی خوشی کے ساتھ تمھیں مہر میں سے کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔

ان مبارک ترکیبوں کی طرف حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضیٰ شیرِ خدا مشکلکشا کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الاسنی و حضرت سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ہدایت فرمائی ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں بسندِ حسن حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا :

اذا اشتکی احدکم فلیستوھب من امرأته من صداقها درهما فلیشتر به عسلا ثم یأخذ ماء السماء فیجمع هنیئا مریئا مبارکًا[5]

جب تم میں کوئی بیمار ہو تو اسے چاہئے اپنی عورت سے اس کے مہر میں سے ایک درہم ہبہ کرلے اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لے کہ رچتا پچتا برکت والا جمع کرے گا۔

ایک بار فرمایا :

اذا اراد احدکم الشفاء فلیکتب اٰیة من کتاب اللّٰه فی صحفة ولیغسلها بماء السماء ولیاخذ من امرأته درهما عن طیب نفس منها فلیشتر به عسلا فلیشربه فانه شفاء ـ ذکره الامام القسطلانی فی المواهب[6] اللدنیة ـ

جب تم میں سے کوئی شخص شفا چاہے تو قرآن عظیم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آبِ باران سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بیشک شفا ہے ۔ (امام قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں اسے ذکر کیا ہے ۔ ت)

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں :

مرض عوف بن مالك الاشجعی الصحابی

عوف بن مالک اشجعی صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

---

[1] القرآن الکریم ۱۶/ ۶۹ [2] القرآن الکریم ۵۰/ ۹
[3] 〃 〃 ۲۴/ ۳۵ [4] 〃 〃 ۴/ ۴
[5] تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم تحت آیۃ فکلوا ھنیئا مریئا مکتبہ نزار مصطفٰی الباز مکۃ المکرمۃ ۳/ ۸۶۳
المواہب اللدنیۃ بحوالہ ابن ابی حاتم فی التفسیر المقصد الثامن، الفصل الاول، النوع الثانی، المکتب الاسلامی بیروت ۳/ ۴۷۹
[6] 〃 〃 〃 〃 〃 〃 ۳/ ۴۷۹

رضی اللہ تعالٰی عنہ فقال ائتونی بماء فان اللہ تعالٰی یقول ونزلنا من السماء ماء مبارکا، ثم قال ائتونی بعسل وتلا الاٰیۃ فیہ شفاء للناس، ثم قال ائتونی بزیت وتلا من شجرۃ مبٰرکۃ فخلط ذٰلک بعضہ ببعض و شربہ فشفاء[1]

علیل ہوئے، فرمایا پانی لاؤ کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے ہم نے اتارا آسمان سے برکت والا پانی۔ پھر فرمایا: شہد لاؤ۔ اور آیت پڑھی کہ اس میں شفا ہے لوگوں کے لئے۔ پھر فرمایا، روغن زیتون لاؤ، اور آیت پڑھی کہ برکت والے پیڑ سے، پھر ان سب کو ملا کر نوش فرمایا شفاء پائی۔

توجب متفرقات کا جمع کرنا جائز و نافع ہے تو یہ تو ایک ہی دوا سب خوبیوں کی جامع ہے اس کی کامل نظیر نسخہ امام اجل حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک شاگرد رشید حضرت امام الائمہ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما و نسخہ جلیلہ رؤیائے حضور پُرنور سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہے، علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں میرے سامنے ایک شخص نے امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: اے عبد الرحمٰن! سات برس سے میرے ایک زانو میں پھوڑا ہے قسم قسم کے علاج کئے طبیبوں سے رجوع کی کچھ نفع نہ ہوا۔ فرمایا:

اذھب فانظر موضعا یحتاج الناس الی الماء فاحفر ھناک بئرا فانی ارجوان تنبع لک ھناک عین ویمسک عنک الدم، ففعل الرجل فبرأ۔ رواہ الامام البیہقی[2] عن علی قال سمعت ابن المبارک وسئلہ الرجل فذکرہ۔

جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں کو پانی کی حاجت ہو وہاں ایک کنواں کھود، اور (براہِ کرامت یہ بھی) ارشاد فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خون بہنا تھم جائے گا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہوگیا (اسے امام بیہقی نے علی سے روایت کیا فرمایا میں نے ابن مبارک سے سنا ان سے ایک شخص نے سوال کیا تو انھوں نے اس حدیث کو ذکر کیا۔ (ت)

امام بیہقی فرماتے ہیں اسی قبیل سے ہمارے استاد ابو عبد اللہ حاکم (صاحب مستدرک) کی حکایت ہے کہ ان کے مُنہ پر پھوڑے نکلے طرح طرح کے علاج کئے، نہ گئے، قریب ایک سال کے اسی حال میں گزرا انھوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابو عثمان صابونی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی مجلس میں

---

[1] شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیہ المقصد الثامن الفصل الاول دار المعرفۃ بیروت ۷/ ۱۲۳

[2] شعب الایمان حدیث ۳۳۸۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۲۱

دُعا کی درخواست کی، امام نے دُعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی، دوسرا جمعہ ہوا کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر پلٹ کر گئی اور شب کو ابوعبداللہ حاکم کے لئے دُعا میں کوشش کی میں خواب میں جمال جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئی گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں: قولی لابی عبد اللہ یوسع الماء علی المسلمین ابوعبداللہ سے کہہ مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں میں وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا انھوں نے اپنے دروازے پر ایک سقایہ بنانے کا حکم دیا، جب بن چکا اس میں پانی بھروادیا اور برف ڈالی اور لوگوں نے پینا شروع کیا ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ شفاء ظاہر ہوئی پھوڑے جاتے رہے چہرہ اس اچھے سے اچھے حال پر ہوگیا جیسا کبھی نہ تھا، اس کے بعد برسوں زندہ رہے[1]۔

بالجملہ مسلمانوں کو چاہئے اس پاک مبارک عمل میں چند باتوں کا لحاظ واجب جانیں کہ ان منافع جلیلہ دُنیا و آخرت سے بہرہ مند ہوں:

(۱) تصحیح نیت کہ آدمی کی جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی پھل پاتا ہے، نیک کام کیا اور نیت بُری تو وہ کچھ کام کا نہیں انما الاعمال بالنیات[2] (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ت) تو لازم کہ ریا یا ناموری وغیرہ اغراض فاسدہ کو اصلاً دخل نہ دیں ورنہ نفع درکنار نقصان کے سزاوار ہونگے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

(۲) صرف اپنے سر سے بلا ٹلنے کی نیت نہ کریں کہ جس نیک کام میں چند طرح کے اچھے مقاصد ہوں اور آدمی ان میں ایک ہی کی نیت کرے تو اسی لائق ثمرہ کا مستحق ہوگا انما لکل امرئ ما نوی[3] (ہر شخص کو وہی حاصل ہوگا جس کی وہ نیت کرے۔ ت) جب کام کچھ بڑھتا نہیں صرف نیت کرلینے میں ایک نیک کام کے دس ہوجاتے ہیں تو ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلاوجہ اپنا نقصان ہے۔ ہم اوپر اشارہ کرچکے ہیں کہ اس عمل میں کتنی نیکیوں کی نیت ہوسکتی ہے ان سب کا قصد کریں کہ سب کے منافع پائیں بلکہ حقیقتاً اس عمل سے بلا ٹلنا بھی انہی نیتوں کا پھل ہے جیسا کہ ہم نے احادیث سے روشن کردیا تو بغیر ان نیتوں اعنی صدقۂ فقرا و خدمتِ صلحا و صلۂ رحم و احسانِ جار

---

[1] شعب الایمان تحت حدیث ۳۳۸۱ دار الکتب العلمیہ بیروت ۳/ ۲۲۲

[2] و [3] صحیح البخاری باب کیف کان بدؤ الوحی قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۲

وغیرہ مذکورات کے بلا ٹلنے کی خالی نیت پوست بے مغز ہے۔

(۳) اپنے مالوں کی پاکی میں حد درجہ کی کوشش بجا لائیں کہ اس کام میں پاک ہی مال لگایا جائے اللہ عزوجل پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔

الشیخان والنسائی والترمذی وابن ماجۃ وابن خزیمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لایقبل اللہ الا الطیب[1] ھو قطعۃ حدیث وفی الباب عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنھما۔

شیخین، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالٰی قبول نہیں کرتا مگر پاک کو۔ یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔ (ت)

ناپاک مال والوں کو یہ رونا کیا تھوڑا ہے کہ ان کا صدقہ خیرات، فاتحہ، نیاز کچھ قبول نہیں، والعیاذ باللہ تعالٰی۔

(۴) زنہار زنہار ایسا نہ کریں کہ کھاتے پیتوں کو بلائیں محتاجوں کو چھوڑیں کہ زیادہ مستحق وہی ہیں اور انھیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انھیں ایذا دینا اور دل دُکھانا ہے، مسلمانوں کی دل شکنی معاذ اللہ وہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کر دے گی، ایسے کھانے کو حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا فرمایا کہ پیٹ بھرے بلائے جائیں جنھیں پرواہ نہیں اور بھوکے چھوڑ دئے جائیں جو آنا چاہتے ہیں۔

مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم شر الطعام طعام الولیمۃ یمنعھا من یاتیھا ویدعٰی الیھا من یاباھا[2] وللطبرانی فی الکبیر

مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: بدترین کھانا اُس دعوتِ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جو اس میں آنا چاہتا ہے اسے روک دیا جاتا ہے اور جو نہیں آنا چاہتا اسے بلایا جاتا ہے۔

[1] صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ ۱/۱۸۹ صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ ۱/۳۲۶
جامع الترمذی " ۱/۸۴ سنن ابن ماجہ " ص ۱۳۳

[2] صحیح مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابۃ الداعی الٰی دعوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۴۶۳

10/10 والدیلمی فی مسند الفردوس بسند حسن عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بلفظ یدعی الیہ الشبعان ویحبس عنہ الجائع[1] وفی الباب غیرھما۔

طبرانی نے کبیر میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سندِ حسن کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی اس لفظ سے نقل کیا کہ سیر شدہ کو دعوت دی جائے اور بھوکے کو روکا جائے، اس باب میں دوسروں نے بھی احادیث روایت کی ہیں (ت)

(۵) فقراء کہ آئیں کہ اُن کی مدارات وخاطر داری میں سعی جمیل کریں، اپنا احسان ان پر نہ رکھیں بلکہ آنے میں اُن کا احسان اپنے اوپر جانیں کہ وُہ اپنا رزق کھاتے اور تمھارے گناہ مٹاتے ہیں، اٹھانے بٹھانے بُلانے کھلانے کسی بات میں برتاوا ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دُکھے کہ احسان رکھنے ایذا دینے سے صدقہ بالکل اکارت جاتا ہے۔ قال اللہ تعالٰی:

الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ ثم لایتبعون ما انفقوا منّا ولا اذی لھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون ○ قول معروف ومغفرۃ خیر من صدقۃ یتبعھا اذی واللہ غنی حلیم ○ یایھا الذین اٰمنوا لاتبطلوا صدقٰتکم بالمنّ والاذی کالذی ینفق مالہ رئاء الناس[2] الاٰیۃ۔

جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مال خدا کی راہ میں پھر اپنے دیے کے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ دل دکھانا اُن کے لئے ان کا ثواب ہے اپنے رب کے پاس، نہ اُن پر خوف اور نہ وہ غم کھائیں، اچھی بات (کہ ہاتھ نہ پہنچا تو میٹھی زبان سے سائل کو پھیر دیا) اور درگزر (کہ فقیر نے ناحق ہٹ یا کوئی بے جا حرکت کی تو اس پر خیال نہ کیا اسے دُکھ نہ دیا) یہ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ ہے (کہ تمھارے صدقہ وخیرات کی پرواہ نہیں رکھتا، احسان کس پر کرتے ہو) حلم والا ہے (کہ تمھیں بے شمار نعمتیں دے کر تمھاری سخت سخت نافرمانیوں سے درگزر فرماتا ہے تم ایک نوالہ محتاج کو دے کر وجہ بے وجہ اسے ایذا دیتے ہو) اے ایمان والو! اپنی خیرات اکارت نہ کرو احسان رکھنے اور

---

[1] المعجم الکبیر حدیث ۱۲۷۵۴ المکتبۃ الفیصلیہ بیروت ۱۲/ ۱۵۹
الفردوس بماثور الخطاب حدیث ۳۶۶۱ دارالکتب العلمیہ بیروت ۲/ ۳۷۲
[2] القرآن الکریم ۲/ ۲۶۲ تا ۲۶۴

دل ستانے سے اس کی طرح جو مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو کہ اس کا صدقہ سرے سے اکارت ہے والعیاذ باللہ رب العالمین)

ان سب باتوں کے لحاظ کے ساتھ اس عمل کو ایک ہی بار نہ کریں بار بار بجا لائیں کہ جتنی کثرت ہوگی اتنی ہی فقراء و غربا کی منفعت ہوگی اتنی اپنے لئے دینی و دُنیوی وجسمی وجانی رحمت و برکت و نعمت وسعادت ہوگی خصوصًا ایام قحط میں تو جب تک عیاذًا باللہ قحط رہے روزانہ ایسا ہی کرنا مناسب کہ اس میں نہایت سہل طور پر غربا و مساکین کی خبرگیری ہوجائے گی اپنے کھانے میں اُن کا کھانا بھی نکل جائے گا دیتے ہوئے نفس کو معلوم بھی نہ ہوگا، اور جماعت کی وجہ سے سَو کا کھانا دو سَو کو کفایت کرے گا۔ قحط عام الرمادہ میں حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسی کا قصد ظاہر فرمایا، وباللہ التوفیق وہدایۃ الطریق۔

الحمدُ للہ کہ یہ متفرد جواب نفیس ولاجواب عشرہ اوسط ماہِ فاخر ربیع الآخر کے تین جلسوں میں تسویدًا و تبییضًا تمام اور بلحاظِ تاریخ رادُ القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء[۱۳۱۲] نام ہوا۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین واللہ سبحٰنہٗ وتعالٰی اعلم وعلمہٗ جل مجدہٗ اتم واحکم۔

رسالہ

رادُ القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء

ختم ہوا